بچوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب

بعد ازیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

❁...... ایک بچے نے سوال کیا کہ جب **ہم کوئی گناہ نہیں کرتے تو ہر وقت استغفار پڑھنے کا کیوں کہا جاتا ہے؟**

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ استغفار کے معنے بخشش کے ہیں۔ استغفار صرف گناہ کے لئے نہیں پڑھتے بلکہ گناہ سے بچنے کے لئے بھی پڑھتے ہیں، نبی بھی اپنی قوم کے لئے استغفار پڑھتے ہیں اور شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے بھی استغفار کیا جاتا ہے۔ استغفار پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ممکنہ گناہوں سے بچالیتا ہے۔ استغفار گناہوں سے بچنے کے لئے ہی کرتے ہیں۔

❁...... ایک طفل نے **سوال کیا حضور آپ خطبہ کھڑے ہو کر کیوں دیتے ہیں؟**

اس پر **حضور انور نے فرمایا** اس لئے کہ خطبہ کھڑے ہو کر ہی دیا جاتا ہے۔ نمازوں کی مختلف حرکات، رکوع، سجدہ وغیرہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کرتے ہیں۔ خطبہ کھڑے ہو کر اس لئے دیتے ہیں کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے۔

❁...... ایک بچے نے سوال کیا کہ **قرآن کریم نے Big Bang کے بارہ میں کیا فرمایا ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ صرف قرآن کریم نے ہی اس بارہ میں ذکر فرمایا ہے جب کہ کسی اور مذہبی کتاب نے اس بارہ میں کچھ نہیں بتایا۔ یہ ساری کائنات کس طرح بند تھی، کس طرح کائنات کو پھاڑا گیا، جس سے زمین وجود میں آئی۔ big bang اور black hole کے بارہ میں صرف قرآن کریم نے ہی بتایا ہے۔

❁...... **ایک طفل نے سوال کیا کہ اچھے مولوی گندی باتیں کیوں کرتے ہیں؟**

حضور انور نے فرمایا: اچھے مولوی اچھی باتیں ہی کرتے ہیں، جو اچھی باتیں نہیں کرتے وہ اچھے کیسے ہو سکتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ اس زمانہ کے مولوی گندے لوگ ہوں گے اور زمین کے نیچے بدترین مخلوق ہو جائیں گے۔

❁...... **ایک طفل نے پوچھا حضور میں چھٹی کلاس میں ہوں، آگے میں کونسی زبان سیکھوں؟** اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جرمن، فرنچ تو کافی لوگ جانتے ہیں تم سپینش پڑھو۔

❁...... **اس سوال کے جواب میں کہ کس عمر سے امامت کروا سکتے ہیں؟** حضور انور نے فرمایا اصل تو یہ ہے جو زیادہ علم قرآن جانتا ہو، بڑی عمر کا ہے تقویٰ میں بڑھا ہوا ہو، وہ پڑھائے اگر گھر میں پڑھانی ہے اور کوئی بڑی عمر کا پڑھانے والا نہیں تو پھر جس کو قرآن زیادہ آتا ہو، خواہ اس کی عمر دس سال ہی ہو وہ پڑھا سکتا ہے۔ اگر مسجد میں سب بڑی عمر والے ہوں اور کرسیوں پر بیٹھنے والے ہوں اور کوئی دوسرا بڑی عمر کا امام نہ ہو تو پھر چھوٹی عمر کا لڑکا بھی نماز پڑھا سکتا ہے۔

❁...... ایک بچے نے سوال کیا کہ بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں جو خود بھی نیک ہوتے ہیں اور بچوں کی تربیت بھی کرتے ہیں، پھر بھی ان کی اولاد نیک نہیں بنتی، ایسا کیوں ہوتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایسا ہو جاتا ہے، حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا بھی خراب ہو گیا تھا۔ حضرت نوحؑ نے طوفان کے آجانے پر خدا تعالیٰ سے فریاد کی کہ اس کا وعدہ اس کے اہل کو بچانے کا تھا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا وہ نافرمان تھا، اس لئے ڈوب گیا۔ ایسے لوگ تمہارے اہل میں سے نہیں ہو سکتے۔ ہر چیز میں exception ہوتی ہے۔ فرمایا اب سائنسی تجربات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ promising رزلٹ آ گیا ہے تو یہ سو فیصد تو نہیں ہوتا۔ یہ کوئی حساب کا سوال نہیں ہے کہ ایک اور ایک دو ہوتے ہیں۔ عمومی طور پر نیک لوگوں کے بچے ٹھیک ہوتے ہیں، لیکن بعض اوقات exceptions بھی ہو جاتی ہیں۔ تربیت کرنے والے اچھے ہوں، ان کا نمونہ اچھا ہو، پھر بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ باہر لوگ اچھے ہوتے ہیں ان کا دوسروں سے سلوک اچھا ہوتا ہے لیکن جب گھر میں جاتے ہیں تو ان کا رویہ بالکل مختلف ہوتا ہے۔ گھر جا کر لڑائی کرتے ہیں۔ صرف ایک نیکی کرنے سے کہ نماز پڑھ لی سب ٹھیک نہیں ہو جاتا۔ ساری نیکیاں اکٹھی ہو جائیں تو پھر یہ تقویٰ ہے، اس تقویٰ کے معیار کے نتیجہ میں تربیت بھی اچھی ہوگی ان کے بچے بھی ٹھیک ہوتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے نیکیاں کی تھیں لیکن وہاں بھی exception آجاتی ہے۔

❁...... **ایک طفل نے سوال کیا کہ ایک سیاسی آدمی نے صرف اس لئے پارٹی چھوڑ دی** کہ اس نے ایک عورت کو سلام نہیں کیا اور ہاتھ نہیں ملایا۔

حضور انور نے فرمایا: کوشش کریں کہ عورتوں سے ہاتھ نہ ملایا جائے، اگر مجبوری کی صورتحال ہو جائے، اور پہلے نہ بتایا گیا ہو، ایسی اچانک صورتحال میں عورت اپنا ہاتھ آگے بڑھا دے تو پھر مجبوری ہے۔ حضور نے اپنا طریق بتایا کہ وہ ایسی صورت میں پہلے ہی بتا دیتے ہیں۔ ڈنمارک میں ایک سیاسی عورت نے شاید غلطی سے ہاتھ بڑھا دیا، حضور انور نے فرمایا کہ ایسی صورت میں میں جھک جاتا ہوں، جس سے وہ سمجھ جاتے ہیں۔ اس عورت نے برا منایا جب کہ ایک دوسری ڈینش عورت نے کہا کہ ہر ایک کی اپنی اپنی روایات ہوتی ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔

ایک اخبار والے کو جب انٹرویو دیا تو اس کو بتا دیا گیا کہ اس میں عورت کی اپنی عزت ہے کہ اس سے ہاتھ نہ ملایا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ایک طرف پردہ کا حکم ہے، حیا کا حکم ہے، ایک طرف تو اپنی عورتوں کو پردہ کرواتے ہو، پھر کیا تم ان کو کہو گے کہ وہ دوسرے مردوں سے ہاتھ ملاتی رہیں۔ ایک طرف تم پردہ کرتے ہو تاکہ حیا قائم رہے، دوسری طرف جب کھلم کھلا ہاتھ ملاتے رہو گے تو حیا جاتی رہے گی۔ اسلام کے ہر حکم میں حکمت ہوتی ہے۔ کسی چھوٹی سے چھوٹی برائی کے کرنے سے بھی اسلام منع کرتا ہے، اس لئے اس سے بچنے کی کوشش کرو۔ اگر کوئی مجبوری والی صورت پیدا ہو جاتی ہے جس سے embarrassment ہو جاتی ہے تو ہاتھ ملا لو اور پھر چپکے سے بیٹھ جاؤ۔ لیکن یہاں بھی جرأت ہونی چاہیے۔ ہم نے خدا کو خوش کرنا ہے۔ اگر کوئی اس وجہ سے ہمارے فنکشن پر نہیں آتا تو نہ آئے، ہم نے اصل دین پھیلانا ہے، اس لئے بتانے کے باوجود اگر کوئی برا مانتا ہے اور ناراض ہوتا ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔

❁...... ایک بچے نے پوچھا کیا وجہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت **خاتم کے معنی ختم کرنے کے یا آخری نبی کے** کرتے ہیں؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چونکہ زیادہ لوگ جاہل ہیں اس لئے وہ صحیح معنوں کی طرف نہیں آتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک وقت آئے گا جب دین بگڑ جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں آنے والے مسیح کو چار مرتبہ نبی اللہ کہا ہے، اس لئے ہم خاتم کے یہ معنے کرتے ہیں کہ کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے، وہی آ سکتا ہے جو قرآن کریم کو ماننے والا ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرنے والا ہو۔ مسیح اور مہدی کے بارہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا یعنی وہ آنے والا مسیح نبی ہوگا۔ اس لئے قرآن اور حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے ایسے معنے کرنے چاہئیں جو صحیح ہوں، پاکستان، انڈیا، افریقہ میں لاکھوں کے حساب سے لوگ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں، وہ سب یہ مان کر ہی احمدی ہوئے ہیں کہ خاتم کے وہی معنی درست ہیں جو ہم کرتے ہیں۔ نبی کو ماننے والے آہستہ آہستہ ہی جماعت میں آتے ہیں اور اس طرح جماعت کی تعداد بڑھتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں قادیان ایک ایسا گاؤں تھا جہاں کوئی سواری نہیں جاتی تھی، صرف ٹانگے میں بیٹھ کر جاتے تھے، سڑکیں ٹوٹی پھوٹی تھیں، ایسی صورت میں جماعت پھیلی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کے وقت میں چار لاکھ ماننے والے ہو گئے تھے۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے لیکن یہودیوں نے ان کو قبول نہ کیا، اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے لیکن عام مسلمانوں نے خاتم کے معنے ''ختم کرنے کے'' کر کے نبوت کا راستہ بند کر لیا اور آپ کو نہ مانا۔

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور اس میں کسی قسم کی تحریف نہیں ہونے دی۔ اس لئے ہم وہی معنی کرتے ہیں جو قرآن نے کئے ہیں۔ خاتم کی جو تعریف ہم کرتے ہیں وہی صحیح ہے، عیسائیت کو پھیلنے میں تین صدیاں لگیں اور آخر میں ایک رومن بادشاہ کے قبول کرنے پر اس کو ترقی ملی۔ جماعت احمدیہ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ تین صدیاں پوری نہیں ہوں گی کہ احمدیت غالب آجائے گی۔ ہم آہستہ آہستہ پھیل رہے ہیں، مولویوں کو ٹھیک کرنے کے لئے ہی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں تاکہ ان کے غلط عقائد کا ردّ ہو سکے۔ تبھی تو آپ کا نام حکم و عدل رکھا گیا ہے تاکہ آپ ان بگڑے ہوئے مولویوں کو ٹھیک کر سکیں۔

❁...... **ایک طفل نے HumanEvolution کے بارہ میں سوال کیا کہ یہ کس طرح ہوتی ہے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Evolution تو ہوتی ہے کہ آہستہ آہستہ ترقی ہو، پہلے انسان غاروں وغیرہ میں رہتے تھے، پھر باہر نکلے، پہلے صرف گوشت کھاتے تھے پھر سبزیاں اگانی شروع کیں اور آہستہ آہستہ ترقی کرتے کرتے موجودہ حالت تک پہنچے ہیں۔ ڈارون کی theory کہ انسان پہلے بندر تھا، پھر ترقی کر کے موجودہ حالت کو پہنچا، غلط ہے۔ دکھائیں تو سہی کہ وہ کونسا بندر تھا جس سے انسان بنا، اس تھیوری کو بھی سارے سائنسدان نہیں مانتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا تھا کہ اگر انسان بندر سے بنا تھا تو وہ بندر اب بھی ہونا چاہیے اور وہ دکھایا جانا چاہیے۔ آج آپ لوگ جو Iphone یا Ipad لئے پھرتے ہیں، جن میں ہر قسم کی معلومات ہوتی ہیں یہ بھی تو evolution ہی ہے، جس سے ہر قسم کی معلومات ہر وقت دیکھ سکتے ہو۔

❁...... **ایک طفل نے سوال کیا کہ اگر قتل کرنا حرام ہے تو**

قتل کی سزا کیوں دی جاتی ہے؟

حضورانور نے فرمایا: پھر جنگ کرنا کیوں جائز ہے؟ جنگ میں بھی تو قتل ہوتے ہیں، پھر اس کو کیوں جائز قرار دیا۔ فرمایا کہ سورۂ حج میں جنگ کی اجازت دی گئی ہے کہ اگر فساد کرنے والوں کو نہ روکا گیا تو کوئی عبادتگاہ محفوظ نہیں رہے گی، یہ ظلم میں بڑھتے چلے جائیں گے۔ ایک جرم کے لئے سزائے موت ہوتی ہے تو ساتھ یہ کہہ دیا گیا کہ اگر لواحقین اس کو معاف کرنا چاہیں تو معاف بھی کیا جا سکتا ہے، لیکن صرف وہی اسے معاف کریں گے جو مقتول کے ورثاء ہیں۔ کچھ دے کر معاف کروا لیتے ہیں اور کچھ ویسے معاف کروا لیتے ہیں۔ سزا تو اس لئے دی گئی تھی کہ جرائم کو روکا جا سکے۔

ایک دفعہ ایک شخص کو کسی نے قتل کر دیا، جب مقدمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں پیش ہوا تو آپ نے مقتول کے رشتہ داروں کو بلا کر پوچھا کہ کیا تم اسے معاف کرتے ہو، انہوں نے کہا کہ نہیں اسے قتل کیا جائے۔ پھر جب اسے قتل کی جگہ لے جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا انہوں نے کہا کہ نہیں یہ ہمارے رشتہ دار کا قاتل ہے، اسے قتل کی ہی سزا ہو۔ پھر تیسری دفعہ پوچھا، انکار پر اسے سزا مل گئی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ معاف کر دیتے تو اس کے اپنے گناہ بھی اس کے سر پر ہوتے اور مقتول کے گناہ بھی اس کے سر پر ہوتے۔ اسلام میں معاف کرنے کا بھی ارشاد ہے اور سزا کا بھی ہے۔